خلافت بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی پیدا کردہ تباہی کا خاتمہ کرے گی

خبر:

3 اکتوبر 2024 کو پاکستان ٹوڈے نے رپورٹ کیا: "پاکستان کے لیے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مشن ڈائریکٹر، ناتھن پورٹر، نے خبردار کیا ہے کہ اگر تجویز کردہ اصلاحات مخلصانہ ارادے کے ساتھ نافذ نہ کی گئیں تو حالیہ 7 ارب ڈالر کا بیل آؤٹ پیکج ملک کا آخری موقع ثابت ہو سکتا ہے۔"[1]

تبصرہ:

پاکستان نے حال ہی میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ اپنے 25 ویں پروگرام میں شمولیت اختیار کی ہے، جو نو ماہ کے اسٹینڈ بائی انتظام (SBA) کے تحت سخت پیشگی شرائط کی تکمیل کے بعد ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر اپنی خوشی کا اظہار کیا، جیسے یہ کوئی جشن منانے کا موقع ہو[2]۔ تاہم، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے پروگرام کے اثرات کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ان پروگراموں کی نیولبرل شرائط، یا زیادہ درست طور پر استعماریات کی شرائط، نے کتنے گہرے بحران پیدا کیے ہیں۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مسلسل پروگراموں کے مہلک اثرات اقتصادی اعداد و شمار میں نمایاں ہیں۔ پاکستان کی حقیقی مجموعی قومی پیداوار 2018 میں 316.5 بلین ڈالر سے گھٹ کر 2023 میں 298.2 بلین ڈالر ہو گئی ہے، جو مقامی صنعت میں پریشان کن زوال کی نشاندہی کرتی ہے۔ سالانہ 11.5% کی اوسط افراط زر کے ساتھ، آبادی کی کم آمدنی والا طبقہ اس طویل اقتصادی بحران کے سب سے بھاری اثرات اٹھا رہا ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں، پاکستان کے اوسط غیر ملکی زر مبادلہ کے ذخائر صرف تین اور نصف مہینے کی درآمدات کا احاطہ کر سکے ہیں، جبکہ بیرونی قرضہ جی ڈی پی کا 42% تک پہنچ چکا ہے۔ 17.5% کی سود کی شرح کے ساتھ، کاروباروں اور صنعتوں کے لیے قرض لینے کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ قرض کے جال میں پھنسے ہوئے، پاکستان کی تقریباً 75% ٹیکس آمدنی سود کی ادائیگیوں پر خرچ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے تعلیم، صحت، اور ترقی کے لیے محدود فنڈز بچتے ہیں۔ [3]

اعداد و شمار کے علاوہ، پاکستان میں سماجی و اقتصادی حقیقتیں خوفناک ہیں۔ دولت مندوں اور محنت مزدوری کرنے والی عوام کے درمیان دولت کی تقسیم کا بڑا فرق موجود ہے۔ بنیادی ضروریات کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں، اور خاندان اپنے سب سے بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ بجلی کے بلوں اور نقل و حمل کے اخراجات میں مسلسل اضافہ ان کے لیے مزید بوجھ بنتا جا رہا ہے۔ کاروبار بھی دباؤ میں ہیں، کیونکہ صارفین کی

مانگ کم ہو رہی ہے، جبکہ کاروباری اخراجات آسمان چھو رہے ہیں، جس پر بھاری ٹیکس بھی عائد ہو رہے ہیں۔اس صورتحال کے باعث،لوگ ملک چھوڑ کر جانے پر مجبور ہیں۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے پروگرام دنیا بھر کی معیشتوں کی تباہی کا سبب ہیں۔ پاکستان میں بحران استثناء نہیں بلکہ اصول ہے۔نئے آئی ایم ایف پروگرام کی شرائط بنیادی طور پر عالمی قرض دہندگان کے مفادات کو ملکی ترجیحات پر فوقیت دیتی ہیں۔ یہ پروگرام اہم ترقیاتی مقاصد سے وسائل کو ہٹا کر غیر ملکی زر مبادلہ کے ذخائر کی تعمیر کی جانب راغب کرتے ہیں۔اس کے نتیجے میں ملک قرض لینے اور واپس کرنے کے ایک دائرے میں پھنس جاتا ہے، جو بیرونی انحصار میں اضافہ کرتا ہے۔کم سرمائے والے مالی اداروں کے مسائل حل کرنے کے اقدامات صرف قرض دہندگان کے مفادات کے تحفظ کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں۔ حکومت بار بار تجارتی بینکوں سے قرض لیتی ہے تاکہ قرض کی ادائیگی اور مالیاتی خسارے کا انتظام کر سکے، جس سے ایک خطرناک قرض کا جال پیدا ہوتا ہے۔

پھر معیشت سے متعلق طویل فہرست کی شرائط ہیں۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ ریاستی ملکیت کے اداروں کی نجکاری پر اصرار کرتا ہے، جن میں زراعت، ٹیکسٹائل، پیداوار،اور تعلیم جیسے اہم شعبے شامل ہیں۔ نجکاری ریاست کی صنعتوں کی نگرانی کرنے اور سماجی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت کو کمزور کر دیتی ہے۔اس کے نتیجے میں ریاست قرضوں پر زیادہ انحصار کرنے لگتی ہے۔ تجارت اور مارکیٹس کے حوالے سے شرائط بڑی بین الاقوامی کمپنیوں کے حق میں ہیں، جس سے مقامی کمپنیوں کے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ معیشت خاص طور پر توانائی، ٹیکسٹائل، آٹو موبائل، الیکٹرانکس،اور دواسازی جیسے شعبوں میں بڑی طاقتوں سے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگتی ہے۔ سبسڈیز کے خاتمے سے عوام پر مزید بوجھ منتقل ہوتا ہے۔ماحولیاتی پائیداری کی پالیسیوں کے حوالے سے بھی یہ غیر ملکی ٹیکنالوجیوں کے حق میں ہیں، جو خارجی انحصار میں اضافہ کرتی ہیں۔

سود پر مبنی قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے، جب معیشت عملاً رہن رکھی گئی ہے، حکومت پھر سود کی شرحیں کم کر سکتی ہے تاکہ سرمایہ کاری اور ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔اس کے نتیجے میں اکثر عارضی عروج پیدا ہوتا ہے، جو جلد ہی ایک زبردست زوال میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پھر حکومت دوبارہ قرض دہندگان کی طرف مزید قرضوں کے لیے لوٹتی ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے پروگرام انسانیت کے بیشتر حصے پر ایک بوجھ ہیں۔ صرف آنے والی خلافت راشدہ کی جانب سے نافذ کردہ اسلامی احکام ہی دنیا کو اقتصادی مظالم سے بچا سکتے ہیں۔اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے فرمایا، **وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ”اگر وہ تورات، انجیل اور اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ احکام پر عمل کرتے تو وہ اوپر سے بھی کھاتے اور نیچے سے بھی“**[سورۃ المائدہ-5:66]۔

خلافت، پاکستان اور دیگر مسلم ممالک میں شریعت کے مختلف احکام کے ذریعے استعماری استحصال کا خاتمہ کرے گی۔

سب سے پہلے، سونے اور چاندی کو کرنسی کی بنیاد کے طور پر اپنانے سے نوٹوں کی بلا روک ٹوک چھپائی کا خاتمہ ہوگا، اور ڈالر کی بالادستی کو ختم کیا جائے گا، جس سے بین الاقوامی تجارت میں استحکام آئے گا اور تجارتی خساروں کو قابو میں رکھا جا سکے گا۔

دوسرا، خلافت تمام غیر ملکی اور ملکی سود (رِبا) کی ادائیگیوں کو رد کرے گی، جس سے معیشت کو ظالم قرضوں کے بوجھ سے آزاد کیا جائے گا۔

تیسرا، خلافت عوامی ملکیت جیسے توانائی اور معدنیات کو ریاست کی نگرانی میں لے آئے گی، جس سے عوامی اخراجات میں کمی اور ریاستی خزانے کے لیے آمدنی میں اضافہ ہوگا، تاکہ ٹیکس اور قرضوں پر انحصار کم کیا جا سکے۔

چوتھا، خلافت ظالمانہ ٹیکسوں کو ختم کرے گی اور اسلامی ٹیکس نظام نافذ کرے گی، جس میں خراج، جزیہ، اور زکوۃ شامل ہوں گے، تاکہ آمدنی کی وصولی کو یقینی بنایا جا سکے، بغیر غریبوں اور مقروضوں پر بوجھ ڈالے بغیر۔

پانچواں، اسلام کی کمپنی کے ڈھانچے اور شریعت کے احکام جو زمین کی ملکیت کو اس کی کاشت سے منسلک کرتے ہیں، زرعی اور صنعتی پیداوار میں شرکت کو آسان بناتے ہیں۔

نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کے قیام کے سوا اقتصادی بدحالی سے نجات کا کوئی راستہ نہیں۔

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر کے ریڈیو کے لیے محمد عفان کی طرف سے تحریر کردہ

حوالے:

1.[https://profit.pakistantoday.com.pk/2024/10/03/imf-warns-pakistan-recent-bailout-may-be-last-without-genuine-reforms/]

2.[https://www.app.com.pk/global/pm-expresses-satisfaction-over-approval-of-imf-package/]

3.[https://www.brecorder.com/news/40308143]